مقالات

پروفیسر سعید مجتبیٰ سعیدی
فاضل مدینہ یونیورسٹی

بعض صحابہ کرامؓ کے مخصوص القاب اور ان کی وجہ تلقیب

بعض صحابہ کرامؓ کے کچھ مخصوص القاب ہیں اور انھیں وہ لقب دیے جانے کی کوئی خاص وجہ موجود تھی۔ ذوالنّورین اور ذوالیدین وغیرہ کو تو اکثر اہلِ علم جانتے ہیں، مگر ذوالجوشن، ذوالعصابہ اور ذوالنّور وغیرہ القاب ایسے ہیں کہ بڑے بڑے اہلِ علم کو بھی ان کی وجہِ تلقیب مستحضر نہیں ہوتی۔ اسی قسم کے بعض القاب اور ان کی وجہِ تلقیب افادہ کی غرض سے پیشِ خدمت ہے۔

۱۔ ذوالاذنین (دو کانوں والا):

شرعی طور پر مزاح کی اجازت ہے، اور خود آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی بعض مواقع پر مزاح فرمایا کرتے تھے۔ تاہم مزاح میں جھوٹ کی ملاوٹ نہیں ہونی چاہیے۔ خوش دلی کے طور پر کوئی ایسی بات کہہ دی جائے کہ اس میں دوسرے کی استہزاء کا شائبہ تک نہ ہو اور وہ بات جھوٹ سے مبرا اور حقیقت کے عین مطابق بھی ہو تو اس کی نہ صرف اجازت ہے، بلکہ اسے تو مسنون کہنا چاہیے۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خادمِ خاص حضرت انس رضی اللہ عنہ کے کان پکڑ کر ازراہِ مزاح فرمایا کرتے تھے: "یا ذا الاذنین" (اے دو کانوں والے)۔

۲۔ ذوالجناحین (دو پروں والا):

یہ حضرت جعفرؓ بن ابی طالب کا لقب ہے۔ غزوۂ موتہ (جمادی الاولیٰ ۸ھ) میں شریک ہوئے، اور اس بہادری سے لڑے کہ دشمن کا مقابلہ کرتے کرتے دونوں ہاتھ کٹ گئے، بعد ازاں جامِ شہادت نوش فرمایا تو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اِنَّ اللّٰہَ اَبْدَلَہٗ بِیَدَیْہِ جَنَاحَیْنِ یَطِیْرُ بِھِمَا فِی الْجَنَّۃِ حَیْثُ شَآءَ"

"اللہ تعالیٰ نے انھیں دونوں ہاتھوں کے عوض دو پر عطا فرما دیئے ہیں، ان کے ذریعہ وہ جنت میں جہاں چاہیں اڑ کر پہنچ جاتے ہیں"۔ اسی وجہ سے اُنھیں ذوالجناحین (دو پروں والے) کہا جاتا ہے۔

۳۔ ذوالجوشن :

ان کا نام شرحبیل بن اعور یا اوس بن اعور ہے۔ ان کے سینہ میں کچھ ابھار سا تھا، اس وجہ سے انھیں ذوالجوشن کہا جاتا ہے۔ اس کا معنیٰ ہے "ابھار والا"۔

۴۔ ذوالرأی (صاحب الرائے) :

یہ حبابؓ بن منذر کا لقب ہے۔ بڑے سمجھ دار اور صاحب الرّائے تھے۔ دورِ جاہلیت میں بھی ان سے آراء اور مشورے لیے جاتے تھے۔ خود آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بدر کے موقعہ پر ان سے رائے لی اور اسے اختیار فرمایا تھا۔

۵۔ ذوالسّیفین (دو تلواروں والا) :

یہ ابو الہیثم بن التیہان کا لقب ہے۔ بڑے جنگجو تھے، لڑائی کے موقعہ پر دو تلواریں استعمال کیا کرتے تھے۔ اسی لیے "ذوالسّیفین" مشہور ہوئے۔

۶۔ ذوالشّہادتین (دو گواہیوں والا) :

یہ لقب حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے۔ ایک دفعہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اعرابی سے گھوڑا خریدا۔ آپؐ اس اعرابی کو ساتھ لے کر روانہ ہوئے تاکہ اسے قیمت ادا کردیں۔ آپ آگے نکل گئے اور اعرابی پیچھے رہ گیا۔ کچھ لوگ اعرابی کے پاس آئے اور گھوڑے کے متعلق بات چیت شروع کر دی۔ انھیں معلوم نہ تھا کہ اس سے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ گھوڑا خرید فرما چکے ہیں۔ ان لوگوں کی باتیں سُن کر اعرابی نے آواز دی، "آپ خریدنا چاہتے ہیں تو بہتر، ورنہ میں کسی اور کے ہاتھ فروخت کر دوں"۔ آپؐ نے فرمایا: "یہ تو تم میرے ہاتھ فروخت کر چکے ہو"۔ اعرابی نے انکار اور آپؐ نے اصرار کیا تو اعرابی نے حضرت خزیمہؓ

سے گواہی طلب کی ۔ آپؓ نے گواہی دی کہ واقعی اعرابی یہ گھوڑا آپؐ کے ہاتھ فروخت کر چکا ہے۔ آپؐ نے دریافت فرمایا: "تم یہ گواہی کیسے دے رہے ہو؟" تو خزیمہؓ نے فرمایا:

"یا رسول اللہؐ! آپؐ کی تصدیق کی بنیاد پر!" تو آپؐ نے حضرت خزیمہؓ کی گواہی کو دو آدمیوں کی گواہی کے برابر قرار دیا۔

(سنن ابی داؤد۔ باب اذا علم الحاکم صدق الشاھد الواحد یجوز لہ ان یحکم بہ)

۷۔ ذوالعصابہ (چادر والا):

یہ سعیدؓ بن العاص کا لقب ہے۔ ابنِ عمرؓ فرماتے ہیں کہ ایک عورت ایک چادر لیے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی اور کہا، "میں یہ چادر اہلِ عرب میں سب سے معزز و مکرم شخص کو دینا چاہتی ہوں۔" تو آپؐ نے سعیدؓ بن العاص کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: "انھیں دے دو۔" اس وجہ سے آپؓ کا لقب "ذوالعصابہ" (چادر والا) پڑ گیا۔

۸۔ ذوالعینین (دو آنکھوں والا):

یہ حضرت قتادہؓ بن نعمان کا لقب ہے۔ غزوۂ اُحد میں ان کی آنکھ پر زخم آیا اور آنکھ رخسار پر ڈھلک آئی۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دستِ مبارک سے ان کی آنکھ کو اس کی جگہ پر ٹکا دیا، وہ بالکل ٹھیک ہو گئی۔ آپؐ کے دستِ مبارک کی برکت تھی کہ دوسری آنکھ تو کبھی دُکھنی آ جاتی مگر زندگی بھر یہ آنکھ کبھی نہ دُکھی۔ پھر دوسری کی نسبت یہ زیادہ خوبصورت، اور اس کی نظر بھی تیز تھی۔ اس بارے میں ان کا ایک بیٹا کہتا ہے ؎

اَنَا ابْنُ الَّذِیْ سَالَتْ عَلَی الْخَدِّ عَیْنُہٗ　　فَرُدَّتْ بِکَفِّ الْمُصْطَفٰی اَحْسَنَ الرَّدِّ

فَعَادَتْ کَمَا کَانَتْ لِاَوَّلِ مَرَّۃٍ　　فَیَا حُسْنَ مَا عَیْنٍ وَحُسْنَ مَاخَدٍّ

"میں اس شخص کا بیٹا ہوں، جس کی آنکھ رخسار پر ڈھلک آئی۔ اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک ہاتھ سے اپنی جگہ یوں جا لگی جیسی کہ پہلے تھی۔ اس آنکھ اور اس رخسار کی خوبصورتی کے کیا کہنے!"

۹۔ ذوالغصّہ:

ان کا نام الحصینؓ بن یزید ہے۔ ان کے حلق میں گلٹی سی تھی، جس کی وجہ سے واضح گفتگو نہ کر سکتے تھے۔

۱۰- ذوالیدین :

ان کا نام الخرباقؓ بن عمرو ہے - بنو سلیم قبیلہ سے تھے ، آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک عرصہ تک زندہ رہے - نماز میں سہو (بھول) والی حدیث کے راوی ہیں - ان کے ہاتھ عام لوگوں کی نسبت ذرا طویل تھے - اس لیے ان کا لقب ذوالیدین مشہور ہوگیا -

۱۱- ذوالشّمالین :

ان کا نام عمیرؓ بن عمرو بن نضلہ ہے ، بنو خزاعہ سے تھے - غزوۂ بدر میں شریک ہوتے اور جام شہادت نوش فرمایا - یہ دائیں بائیں کے فرق کے بغیر اپنے تمام کام دونوں ہاتھوں سے بآسانی کر لیا کرتے تھے - اس لیے انھیں ذوالشمالین کہا جاتا تھا -

تنبیہ :

زہریؒ ، صاحب "الطبقات" ابن سعدؒ اور بہت سے حنفی اہلِ علم کو غلط فہمی ہوئی - انھوں نے ذوالیدین اور ذوالشّمالین دونوں کو ایک ہی شخصیت سمجھ لیا ، اور حدیث "السہو فی الصلوٰۃ" کے بارے متردّد ہوئے -

اوپر کی وضاحت سے معلوم ہوا کہ یہ دونوں شخص علیحدہ علیحدہ ہیں ، اس لیے اس (مشارالیہ) حدیث کے بارے ان حضرات کا تردد بے جا ہے -

۱۲- ذوالمشہرۃ :

ان کا نام ابو دجانہؓ سماک بن خرشہ ہے - ان کی "مشہرہ" نامی ایک مشہور تلوار تھی ، اسے اٹھائے دشمن کے مقابلہ کو جاتے اور شجاعت کے جوہر دکھاتے - اس لیے ان کا یہ لقب مشہور ہوگیا -

۱۳- ذوالنّورین :

یہ امیرالمومنین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لقب ہے ، اور اس کی وجہ یہ ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دو صاحبزادیاں آپؓ کی زوجیت میں آئیں - بنی آدم میں

کسی کو یہ خصوصیت حاصل نہیں کہ کسی کے نکاح میں کسی نبی کی دو بیٹیاں آئی ہوں، یہ صرف آپؓ کی خصوصیت ہے۔

۱۴- ذوالنّور :

عبداللہ بن طفیل ازدیؓ کو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی قوم کی طرف مبلغ بنا کر بھیجا اور اللہ تعالیٰ سے دعاء کی۔ اس دعاء کے نتیجہ میں بطورِ علامت و تصدیق ان کی پیشانی پر چمک نمودار ہوگئی۔ کہنے لگے ' ہوسکتا ہے کہ میری قوم اس چمک کو میرے لیے مُثلہ (عیب) سمجھے تو آپؐ نے دُعاء کی، اور وہ روشنی آپؓ کی لاٹھی میں منتقل ہوگئی۔ اس لیے انھیں ذوالنّور (روشنی والا) کا لقب دیا گیا۔

۱۵- ذات النّطاقین :

یہ حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ کا لقب ہے۔ ہجرت کے موقعہ پر روانگی کے وقت آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے کھانے کا سامان رکھا، اسے باندھنے کے لیے فوری طور پر کوئی چیز نہ ملی تو فوراً اپنا نطاق (دوپٹہ یا کمر بند) پھاڑ کر آدھا خود رکھ لیا اور آدھے کے ساتھ سامان باندھ دیا۔ اس لیے ان کا لقب ذات النّطاقین (دو دوپٹوں والی) پڑ گیا۔

ان کے علاوہ چند اور صحابہ کرامؓ بھی ہیں جن کے نام سے پہلے " ذوؔ" آتا ہے۔ مثلاً ذو عمرو یمنی، ذوالکلاع یمنی وغیرہ۔

یاد رہے کہ یہ ان کے القاب نہیں، بلکہ ان کے اصل نام ہی ہیں " الاستیعاب" کے حاشیہ میں ہے :

" مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهٗ ذُوْ فَهُوَ شَرِيْفٌ "۔

(حاشیۃ الاستیعاب ۲/۴۶۷)

کہ " اہل یمن کے جن ناموں کے شروع میں " ذو " ہے۔ اس سے وہاں کے معزز و محترم اشخاص مراد ہوتے ہیں"